کام آسکے گی اور اُس حد سے آگے ہمارا کام اجتہاد کے بغیر کہیں نہ چل سکے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ان دونوں باتوں سے علماء کی غفلت و بے خبری کا حال وہ نہ ہوتا جو اس وقت ہے، تو انہیں میری بہت سی باتوں کو سمجھنے میں وہ مشکلات پیش نہ آئیں جو اب آ رہی ہیں۔ پھر غضب یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنے علم و واقفیت کی اِس کمی کو محسوس فرماتے اور اسے دُور کرنے کی کوشش کرتے، انہیں اُلٹا اُس شخص پر غصہ آتا ہے جو ایک طرف اُن کی اس خامی کو دُور کرنے کی فکر کرتا ہے اور دوسری طرف دین کو اُس نقصان سے بچانا چاہتا ہے جو اِس خامی کی بدولت پہنچ رہا ہے اور آگے پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اُن کی اس روش کا انجام کیا ہوگا۔ روسی ترکستان میں اس کا انجام یہ ہو چکا ہے کہ اشتراکیوں نے پہلے اِس طرح کے علماء کو استعمال کر کے اُن مٹھی بھر مصلحین کو ختم کرایا جو اشتراکیت کے مقابلے میں ایک کامیاب دینی تحریک چلانے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ پھر عوام الناس کو اپنے اثر میں لا کر ان کے ہاتھوں علماء کرام کو بھی ختم کرا دیا اور علماء کے ساتھ ساتھ خود دین کا جنازہ بھی اُٹھوا دیا۔ اب اِسی داستان کا اعادہ یہاں ہوتا نظر آ رہا ہے۔ جو لوگ متفرنجین اور ملاحدہ کے مقابلے میں یہاں دین کا علم اُٹھانے کی قوت و صلاحیت رکھتے ہیں۔ علماء کا ایک گروہ کثیر اُن کے مقابلے میں متفرنجین و ملاحدہ کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ لوگ علماء کی مدد سے اُن کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کے بعد جو نتائج سامنے آئیں گے انہیں دیکھنے کے لیے ہم تو موجود نہ ہوں گے، مگر یہ حضرات علماء اور اِن کی آئندہ نسلیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گی کہ اِنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے حق میں اور اِس دین کے حق میں کیسے کچھ کانٹے بوئے ہیں۔

مولانا حسین احمد صاحب کا ایک فتویٰ

سوال: جناب مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے ایک پمفلٹ بموسوم "مسلمان اگرچہ بے عمل ہو گئے اسلام سے خارج نہیں ہے" شائع کرایا ہے جس میں

یہ ثابت کیا ہے کہ آپ کا مسلک اہل سنت والجماعت کے مسلک کے بالکل خلاف ہے اور احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کے بالکل منافی ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپ اعمال کے جزوِ ایمان ہونے کے قائل ہیں جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کا عقیدہ ہے۔ اور آپ اس عقیدہ کو شافعیہ اور محدثین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ شافعیہ و محدثین اعمال کو ایمان کا جزوِ مقوم نہیں بلکہ جزوِ متمم و مکمل کہتے ہیں۔

لہٰذا براہِ کرم اس مسئلہ کے متعلق اپنا عقیدہ بالوضاحت تحریر فرماویں اور ترجمان القرآن میں شائع فرماویں۔ انھوں نے آپ کی مندرجہ ذیل عبارات کو بطور دلیل پیش کیا ہے:۔

"رہے وہ لوگ جن کو عمر بھر کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ حج بھی کوئی فرض ان کے ذمہ ہے، دنیا بھر کے سفر کرتے پھرتے ہیں، یورپ کو آتے جاتے حجاز کے ساحل سے بھی گذر جاتے ہیں جہاں سے مکہ صرف چند گھنٹوں کی مسافت پر ہے، اور پھر بھی حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گزرتا، تو وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور قرآن سے جاہل ہے جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے"۔ (خطبات ص۱۰۱)

(۲) "اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے بغیر نماز روزہ اور ایمان کی شہادت سب بے کار ہیں۔ کسی چیز کا بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا"۔ (خطبات ص۱۲۶)

(۳) "ان دو ارکانِ اسلام یعنی (نماز و زکوٰۃ) سے جو لوگ روگردانی کریں ان کا دعویٰ ایمان ہی جھوٹا ہے"۔ (خطبات ص۱۲۹)

(۴) "قرآن کی رو سے کلمہ طیبہ کا اقرار ہی بے معنی ہے اگر آدمی اس کے ثبوت میں نماز اور زکوٰۃ کا پابند نہ ہو"۔ (خطبات ص۱۳۲)

یہ سب حوالہ جات خطبات بار ہفتم کے صفحات کے مطابق ہیں۔

جواب: ایک ظلم تو مولانا حسین احمد صاحب نے کیا کہ اصل کتاب کی عبارات کو پوری طرح پڑھے بغیر، اور خود کتاب کے موضوع و مضمون سے واقفیت حاصل کئے بغیر، محض چند لوگوں کے فراہم کردہ اقتباسات کی بنا پر کتاب کے مصنف کا ایک مسلک مشخص فرما لیا اور اپنی اس تشخیص کا اعلان بھی فرما دیا۔

اس پر دوسرا ظلم آپ کر رہے ہیں کہ مولانا کے اس پمفلٹ کو پڑھنے کے بعد آپ نے خود نہ "خطبات" کو پڑھا، نہ میری کسی اور کتاب سے میرا مسلک معلوم کیا، بلکہ فوراً مجھے جواب دہی کے لئے طلب فرمالیا۔ میری کتاب "خطبات" آپ کی دسترس سے دور نہ تھی، آپ صرف اسی کو اٹھا کر دیکھ لیتے تو آپ کو انہی عبارات کے آس پاس مولانا کے الزامات کا جواب مل جاتا۔ پھر میری کتاب "تفہیمات حصہ دوم" بھی آپ کو اپنے شہر کے دارالمطالعہ جماعت اسلامی میں بآسانی مل سکتی تھی۔ اس کو پڑھ کر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ آیا میں خوارج ومعتزلہ کا ہم مسلک ہوں یا اہل سنت کا۔

میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس طرح کے اعتراضات کی تحقیق کے لئے مجھ سے سوال نہ کیا جائے۔ میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ جن الزامات کی تحقیق آپ خود تھوڑی سی تکلیف اٹھا کر کر سکتے ہوں اُن کے لئے خواہ مخواہ مراسلت میں وقت کیوں صرف کیا جائے۔

خطبات کی جن عبارات پر مولانا نے مجھے خارجی ومعتزلی بنایا ہے اُن پر گفتگو کرنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ یہ کتاب کوئی فقہ اور علم کلام کی کتاب نہیں ہے، نہ فتوے کی زبان میں لکھی گئی ہے، بلکہ یہ ایک وعظ و نصیحت کی کتاب ہے جس سے مقصود بندگانِ خدا کو فرمانبرداری پر اکسانا اور نافرمانی سے روکنا ہے۔ اس میں بحث یہ نہیں ہے کہ اسلام کے آخری حدود کیا ہیں جن سے تجاوز کئے بغیر آدمی خارج از ملّت قرار نہ پا سکتا ہو، بلکہ اس میں عام مسلمانوں کو دین کا اصل مقصد سمجھانے اور اخلاص فی الطاعت پر ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیا اس نوعیت کی کتاب میں مجھے عوام سے یہ کہنا چاہیے تھا کہ خواہ تم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کچھ بھی ادا نہ کرو، پھر بھی تم مسلمان ہی رہو گے؟ مولانا حسین احمد صاحب کو فتویٰ دینے کا شوق تھا تو وہ ضرور اپنا یہ شوق پورا فرماتے، مگر فتوے دینے سے پہلے انہیں اُس چیز کو سمجھ تو لینا چاہیے تھا جس پر وہ فتویٰ لگا رہے تھے۔ پھر اگر مولانا نے محض پیش کردہ اقتباسات پر اکتفا نہ کیا ہوتا بلکہ اصل کتاب کو نکال کر ان عبارتوں کے سابق و لاحق کو بھی دیکھ لیا ہوتا تو مجھے امید نہیں کہ وہ ان پر یہ اعتراضات کرنے کی جرأت فرماتے۔ مثال کے طور پر حج کے متعلق میری اس عبارت کو لیجیے جسے آپ نے سب سے پہلے نقل کیا ہے۔ "خطبات" میں اس سے پہلے یہ آیت نقل کی گئی ہے کہ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ

غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ[1] ۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ " جو شخص زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو جس سے وہ بیت اللہ تک پہنچ سکے ، اور پھر وہ حج نہ کرے ، تو اس کا اِس حالت پر مرنا اور یہودی یا نصرانی ہو کر مرنا یکساں ہے ۔" پھر اسی مضمون کی ایک اور حدیث نقل کرنے کے بعد حضرت عمر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ " جو لوگ قدرت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتے ، میرا جی چاہتا ہے کہ ان پر جزیہ لگا دوں ۔ وہ مسلمان نہیں ہیں ، وہ مسلمان نہیں ہیں ۔" ان ساری چیزوں کو نقل کرنے کے بعد میں نے وہ فقرے لکھے ہیں جو آپ نے مولانا کے پمفلٹ سے نقل فرمائے ہیں ۔ اب فرمائیے کہ اِس عبارت پر خارجیت اور اعتزال کا جو فتوے مولانا صاحب نے جڑ دیا ہے اس کی زد کہاں کہاں جا کر پڑتی ہے ؟ کیا مَیں مولانا کو خدا سے اتنا بے خوف فرض کروں کہ یہ سب کچھ پڑھ لینے کے بعد بھی وہ اِس مفتیانہ تیر اندازی کی جسارت کر گزرتے ؟

اِسی طرح نماز اور زکوٰۃ سے متعلق میری جو عبارتیں آپ نے مولانا کے پمفلٹ سے نقل فرمائی ہیں اُن کے آگے اور پیچھے مَیں نے حضرت ابوبکر صدیق کے اِس مشہور کارنامے کو بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا ۔ اور اس کے ساتھ بکثرت آیات بھی نقل کی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ[2] ۔ کیا اس سیاق و سباق پر نظر ڈالنے کے بعد بھی خارجیت اور اعتزال کے اس فتوے کو آپ ممکن سمجھ سکتے ہیں جو مولانا کے قلم سے میری ان عبارتوں پر نکلا ہے ؟

منکرین حدیث کا ایک اعتراض

سوال ۔ منکرین حدیث مسلم شریف کی ایک روایت پیش کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ " آنحضرت صلعم کی ام ولد ماریہ قبطیہ سے زنا کرنے کا الزام ایک شخص پر لگایا گیا ۔ آپ نے حضرت علی

---

[1] لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے ، اور جس نے کفر کیا ، تو اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے ۔

[2] پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ۔